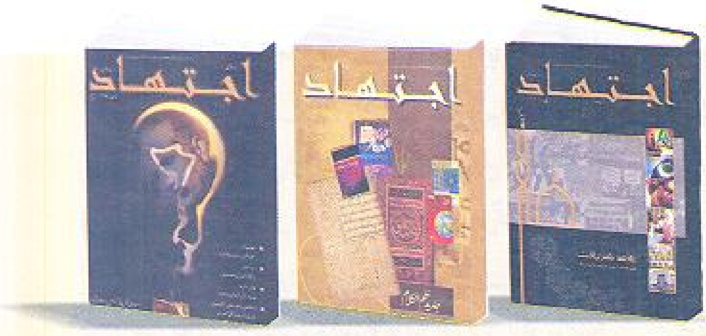

نقد و نظر

قلم اور علم سے معمولی لگاؤ ہو تو اس رسالے پر نظر پڑتے ہی دیکھنے اور ورق پلٹنے کو دل مچلتا ہے۔ ''اجتہاد'' کے مشمولات کو پانچ جلی عنوانات دیے گئے ہیں، جن کے نیچے ذیلی عنوانات ہیں۔ پہلا عنوان ''نفاذ شریعت'' (نظری مباحث، عصری تجربات، پاکستانی تناظر) ہے۔ اس کے تحت گیارہ مختلف موضوعات پر گیارہ قلم کاروں کی تحریریں ہیں...... ''اجتہاد'' اگرچہ دینی و فقہی حوالہ رکھتا ہے، تاہم باتصویر شائع کیا گیا ہے۔ کوئی شک نہیں کہ تصویر کے جواز و عدم کی بحث اب قصۂ پارینہ بن چکی ہے۔ تصویر کے بارے میں مستند علماء کے ہاں بھی وہ شدت باقی نہیں رہی، جو کسی زمانے میں تھی۔ یوں بھی بین الاقوامی سطح پر بعض مسائل نے تصویر کو انسانی زندگی میں لازم ٹھہرا دیا ہے۔ پاسپورٹ کے لیے مرد ہو یا عورت، تصویر ضروری ہے۔ ذاتی شناخت کے لیے شناختی کارڈ ہر شہری کی ضرورت ہے۔ شناختی کارڈ بغیر تصویر کے بن ہی نہیں سکتا، کرنسی نوٹوں وغیرہ پر تصویر اگرچہ غیر ضروری ہے، تاہم اسلامی ممالک سمیت تمام دنیا عملاً اس کو اختیار کر چکی ہے۔ شاید اسی وجہ سے رسالہ ''اجتہاد'' میں تصاویر بھی شائع کی گئی ہیں، جن میں بعض تصاویر یورپ میں اسلام کے خلاف اٹھنے والی تحاریک کی بھی ہیں۔ جن میں خواتین اسلام کے خلاف بیڑا اٹھائے احتجاج کر رہی ہیں۔ ظاہر ہے کہ یورپ میں اسلام کے خلاف محاذ آرائی کا اندازہ ان تصاویر کے بغیر ممکن نہیں تھا، شاید مدیر ''اجتہاد'' کے نزدیک تصاویر کے شائع کرنے کے لیے یہی وجہ جواز ہو، تاہم دینی رسالے میں تصاویر کے وجود کو شاید ابھی قبول نہ کیا جائے۔ اس حوالے سے ''اجتہاد'' دینی حلقوں میں نشانہ تنقید بن سکتا ہے۔

انتہائی اہم مضامین ہیں جن سے شریعت کے نفاذ اور اس راہ میں درپیش مشکلات کے بارے میں انتہائی اہم معلومات حاصل ہوتی ہیں اور ان رکاوٹوں کا پتہ چلتا ہے جو اس راستے میں سد راہ بنی ہوئی ہیں۔

اجتہاد کا دوسرا بڑا عنوان ''مکالمہ'' ہے، جس میں چھ دانشوروں کے انٹرویوز شامل ہیں۔ یہ انٹرویوز ''اجتہاد کے مدیر ڈاکٹر ناصر زیدی اور سلیم صافی نے کیے ہیں۔ جن چھ دانشوروں سے انٹرویوز کیے گئے ہیں، ان میں جاوید احمد غامدی (معروف سکالر) ڈاکٹر منظور احمد (سابق ریکٹر بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد)، مولانا صوفی محمد (معروف مذہبی لیڈر شمالی علاقہ جات)، فتح اللہ گلن (ترکی کے معروف دانشور)، ڈاکٹر اسرار احمد (بانی تنظیم اسلامی) اور حافظ محمد سلفی (مہتمم جامعہ اسلامیہ ستاریہ کراچی) شامل ہیں۔ ''اجتہاد'' کا یہ حصہ بھی خاصا دلچسپ اور معلوماتی ہے، جس کے ذریعے مذکورہ دانشوروں کی سوچ کے دھاروں کا علم بھی ہوتا ہے اور اس بے بسی کا پتہ بھی چلتا ہے، جہاں نفاذ شریعت کے حوالے سے ان حضرات کے اذہان خلجان کا شکار ہوتے محسوس ہوتے ہیں اور وہ اپنی بے بسی کو چھپانے کی کوشش میں بھی بے بس نظر آتے ہیں۔

''اجتہاد'' کا تیسرا بڑا عنوان ''دستاویزات'' ہے، جو چوبیس صفحات تک محدود ہے۔ یہ تمام دستاویزات انتہائی اہم ہیں، جن سے نظریاتی سفر کا اندازہ ہوتا اور قومی لحاظ سے بدراہ ہونے کا پتہ بھی چلتا ہے۔ ان دستاویزات کو یکجا کر کے ''اجتہاد'' نے بڑا اہم کام سرانجام دیا ہے۔

''اجتہاد'' کا چوتھا عنوان ''اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات'' ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ کونسل اب تک ۸۴ سفارشات حکومت کو پیش کر چکی ہے، لیکن حکومت نے کسی ایک سفارش کو بھی عملی اعتبار سے قبول نہیں کیا۔ یہ سفارشات اسلامی نظریاتی کونسل کی موجودہ ہیئت کی پیش کردہ ہیں، ورنہ کونسل اپنے قیام سے لے کر اب تک ان گنت سفارشات حکومت کو بھیج چکی ہے۔ بہتر ہوتا کہ ان سابقہ ارسال کردہ سفارشات کا تذکرہ بھی اس میں کر دیا جاتا، بلکہ ہماری دانست میں یہ بات زیادہ مناسب ہوگی کہ قیام سے لے